باب اوّل:

"پاکستان کی نظریاتی اساس"

مختصر جواب دیں:

سوال نمبر 1:

توحید سے کیا مُراد ہے؟

جواب:

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ توحید سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم کے نہیں۔

سوال نمبر 2:

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا ترجمہ لکھیے۔

جواب:

"بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے" یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

سوال نمبر 3:

عقیدہ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

جواب:

عقیدہ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ عقیدہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ حضرت محمدؐ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ماننا عقیدہ رسالت کا لازمی جزو ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 4:

نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب:

نظریہ پاکستان اسلامی نظریہ حیات پر مبنی ہے۔ عقائد و عبادات، عدل و انصاف، مساوات، جمہوریت کا فروغ، اخوت و بھائی چارا اور شہریوں کے حقوق و فرائض جیسی اسلامی اقدار نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

سوال نمبر 5:

قائداعظم محمد علی جناح نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابل حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

سوال نمبر 6:

علامہ اقبال نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے کیا فرمایا؟

جواب:

علامہ اقبال نے فرمایا کہ مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت

اور اُن کی قوت کا دارو مدار بھی اسلام ہے۔ انھوں نے مسلم ملت کی

اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں پیش کیا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی

اُن کی جمیعت کا ہے ملک و نسب پر انحصار قوت مذہب سے مستحکم ہے جمیعت تیری

سوال نمبر 7:

اُخوت کے بارے میں حضور اکرمؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

حضور اکرمؐ نے فرمایا:

"مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اُس سے

خیانت نہ کرے۔ آپؐ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

سوال نمبر 8:

قائداعظم محمد علی جناح نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب:

آپؒ نے اس سلسلے میں فرمایا:

"قومیت کی جو بھی تعریف کی

جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہے۔ وہ اس بات کا حق

رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔"

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 9:

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

جواب:

برصغیر کے تناظر میں دو قومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں جس میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔

سوال نمبر 10:

پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں قائداعظم نے کیا فرمایا؟

جواب:

21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

"ہمیں بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں"

اس کے علاوہ آپؒ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق

Scanned with CamScanner

دینے کا اعلان کیا اور یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

سوال نمبر 11:

علامہ اقبال نے اپنے مشہور خطبہ الٰہ آباد میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا مطالبہ کیوں کیا؟

جواب:

آپؒ نے فرمایا:

"مجھے نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمالی مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلامی حیثیت عددی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک محفوظ علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

سوال نمبر 12:

نظریہ سے کیا مُراد ہے؟

جواب:

نظریے سے مُراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

سوال نمبر 13:

چودھری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟

جواب:

چودھری رحمت علی نے لفظ پاکستان جنوری 1933 میں تجویز کیا۔

Scanned with CamScanner

باب اوّل:

"پاکستان کی نظریاتی اساس"

تفصیلی جواب دیں:

سوال نمبر 1:

ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریۂ پاکستان کی اساس ہیں؟

جواب:

نظریۂ پاکستان اسلامی نظریۂ حیات پر مبنی ہے۔ عقائد و عبادات، جمہوریت کا فروغ، اخوت و بھائی چارہ اور شہریوں کے حقوق و فرائض جیسی اسلامی اقدار نظریۂ پاکستان کی اساس ہیں۔ ان اسلامی اقدار کی تفصیل ذیل میں پیش ہے۔

پاکستان کے قیام کا مطالبہ کیا گیا تو اس کے پس منظر میں یہ سوچ بھی کارفرما تھی کہ مسلمان اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں اور عبادات میں کوئی رکاوٹ محسوس نہ کریں۔ عقائد میں توحید، رسالتﷺ، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتب پر ایمان لانا شامل ہے۔ ان کو مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقائد سے خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

- ★ عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے لازم ہے کہ عقیدۂ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ حضرت محمدﷺ کو اللہ کا آخری رسول ماننا عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے۔
- ★ اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے جس کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ دراصل اقامت صلوٰۃ، اقامت دین کا وہ نمونہ ہے جس کا ہر روز مظاہرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔
- ★ اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی بندگی کا بہترین اظہار ہے۔
- ★ چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔
- ★ حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر لبیک اللھم لبیک کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو پوری دنیا میں کہیں نہیں آتی۔
- ★ حضرت محمدﷺ نے اس حقیقت کو خطبہ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا:

"اے لوگوں تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب آدمؑ کی اولاد ہو

پس کسی عربی کو غیر عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

★ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے۔

★ مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت بنی تو اس میں اخوت و بھائی چارے کی مثال دیکھنے کے قابل تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے کا متقاضی ہے جو کہ مدینہ منورہ میں نظر آتی ہے۔

سوال نمبر 4:

قائد اعظم کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب:

قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نظریہ پاکستان کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے وہ مسلم اکثریتی علاقے مثلاً پنجاب، بنگال، آسام، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان کو ملا کر پنجاب بنا دیا جائے جس میں یہاں کے لوگ اپنے مذہب اسلام، تہذیب، روایات، اخلاقیات اور معاشیات کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی استوار کر سکیں۔ جہاں مسلمان آزاد ہوں وہاں وہ اپنی اقدار کے مطابق ملک اور حکومت کے نظام کو چلائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو بھی برابر کے حقوق حاصل ہونے چاہییں۔

★ قائد اعظم اسلامی نظام کو پوری طرح قابل عمل سمجھتے تھے اور قرآن پاک کو بنیاد بنا کر ملکی نظام کو استوار کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ 1943ء میں کراچی میں فرمایا:

"وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔"

★ مارچ 1944ء میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

"ہمارا راہنما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔"

★ آپؒ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کو ان الفاظ میں واضح کیا:

"پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال، یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔"

★ 11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا:

"دس سال سے ہم جس مملکت کی تخلیق کے لیے کوشاں تھے خدائے بزرگ و برتر کی مہربانی سے اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔ اب پاکستان کا مقصد ہمارے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ ہم نے ایک ایسی ریاست بنائی ہے جس میں ہم آزاد افراد کی طرح رہ سکیں، اپنی تہذیب و ثقافت کو ترقی دے پائیں اور اسلام کے اجتماعی نظامِ عدل کے اصولوں پر مبنی عمل پیرا ہو سکیں۔"

Scanned with CamScanner

سوال نمبر ۳:

علامہ اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کیجیے!

جواب:

علامہ اقبال نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔ جیسے جیسے آپ کی عمر بڑھی مسلم اقوام کے حالات میں سے [illegible] کی شکل نظری اور مقصد دیتے رہے۔ [illegible] علامہ اقبالؒ کو حیات [illegible] الگ کا مطالبہ کریں۔

★ آپ نے 1930ء میں اپنے مشہور خطبہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

"مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

★ علامہ اقبال نے نظریہ پاکستان کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ ہندو اور مسلمان ایک مملکت میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اور مسلمان جلد یا بدیر اپنی جداگانہ مملکت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ علامہ اقبالؒ نے برصغیر میں واحد قوم کے تصور

★ نظریہ پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے قائداعظم نے ایک بار یوں فرمایا:

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔"

★ 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"ہمیں بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے خطوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی ہی ہماری پہچان ہو۔" اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا اور یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

★ یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 7:

دو قومی نظریے کی وضاحت کیجیے؟

جواب:

★ برصغیر میں ہر شخص جو اسلام قبول کرتا تھا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے اور ریاست سے وابستہ کر لیتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ سابقہ رشتوں کو ترک کر کے اپنے آپ کو ایک نئے سماجی نظام سے جوڑ لیتا تھا اسی بنیاد پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان برصغیر کا ایک منفرد مزاج پیدا ہوا جو ہر لحاظ سے دوسری اقوام ہند سے مختلف تھا۔ اسی تشخص کو اساس مانتے ہوئے دو قومی نظریہ اجاگر ہوا۔

★ برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں، جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی طرز میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہی مسلمانانِ ہند نے اپنی آزادی کی لڑائی لڑی اور اسی نظریے کو ایک تاریخی حقیقت ماننے کے بعد ہندوستان میں دو الگ الگ ریاستیں پاکستان اور بھارت کے نام سے وجود میں آئیں۔ یہی تصور نظریۂ پاکستان کی اساس ہے۔ دو قومی نظریے کے ارتقا کے سلسلے میں مختلف ادوار کی شخصیات اور ان کے افکار کا مختصر جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

کا تصور مسترد کر دیا اور مسلم قوم کی جداگانہ حیثیت پر زور دیا۔ اسلام کو مکمل نظام مانتے ہوئے علامہ اقبالؒ نے واضح طور پر کہا کہ:

"انڈیا ایک برصغیر ہے، ملک نہیں۔ یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور مسلم قوم اپنی علیحدہ پہچان رکھتی ہے۔ تمام مذہب قوموں کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اصولوں اور ثقافتی و سماجی اقدار کا احترام کریں۔"

★ علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا دار و مدار بھی اسلام ہے۔ انھوں نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں پیش کیا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

★ آپؒ نے مسلمانوں کو مذہب اسلام کے ہر پہلو کو اپنانے اور رنگ و نسل کے بتوں کو توڑنے کا مشورہ دیا۔

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

★ علامہ اقبالؒ ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک ملت تصور کرتے تھے اس لیے انھوں نے نیل کے ساحل سے کاشغر تک کے مسلمانوں کو حرم کی پاسبانی کے لیے ایک ہونے کا پیغام دیا۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

★ برصغیر میں سر سید احمد خان نے سب سے پہلے 1867ء میں بنارس میں اردو ہندی تنازعے کی بنا پر دو قومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔ سر سید نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔ ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ اُن کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسم و رواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریہ نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو اُبھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریکِ آزادی کو جِلا بخشی۔ اسی دو قومی نظریئے کی بِنا پر ہندوستان تقسیم ہوا۔

★ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے ایک ریاست کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کر لیا جائے۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے لیے پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا)، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔

★ چودھری رحمت علیؒ نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ 'Now or Never' کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم بھی کیا گیا۔ اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔
چودھری رحمت علی کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی اپنی ایک تاریخ اور تہذیب ہے۔ انہی کی بنیاد پر ان کی قومیت ہندوستانی سیاست دانوں کی بجائے پاکستانی ہے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو ہندوستان میں دوسرے بسنے والوں سے مختلف ہے۔

★ قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپؒ نے اس سلسلے میں فرمایا:
"قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔"

قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپؒ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:
"ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیرو، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے۔ کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔"

سوال نمبر 7:

درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(1) ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی حالت:

جواب:

1857ء کی جنگِ آزادی ختم ہوئی تو مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اگرچہ ہندوؤں نے بھی اس جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیا تھا

Scanned with CamScanner

لیکن وہ مسلمانوں کو تمام کاروائیوں کا ذمہ دار قرار دے کر خود بری الذمہ ہو گئے۔ مسلم قوم زیرِ عتاب آئی اور انہیں سنگین نتائج بھگتنا پڑے۔

1- انگریزوں نے تعصب اور مسلم دشمنی کے جذبے کے تحت مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں خصوصاً فوج سے نکال دیا اور ان پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر دیے۔ مسلمان اپنی اہلیت اور استحقاق کے باوجود کم تر اہلیت کے حامل ہندوؤں کے مقابلے میں ملازمت سے محروم رکھے جاتے تھے۔

2- اکثر مسلمانوں کی جاگیریں چھین لی گئیں، اُن کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں اور بعض مسلمانوں کسانوں کو زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا۔ اُن کی جاگیریں اور زمینیں غیر مسلموں کو بطور انعام دے دی گئیں۔ مسلمان، مالک کی بجائے مزارع بن گئے۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی حالتِ زار کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

"کوئی بلا آسمان سے ایسی نہیں اتری جس نے زمین پر پہنچنے سے پہلے کسی مسلمان کا گھر نہ ڈھونڈا ہو۔"

3- مسلمانوں کے کاروبار بند ہو گئے۔ انگریزوں نے ہندوؤں کو خصوصی کاروباری مراعات اور رعائتیں دے کر انہیں اپنے ساتھ ملا لیا۔ ہندوؤں نے معاشی تجارت کے میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کی اور مسلمان تجارت پیشہ لوگ اقتصادی بحران کا شکار ہو گئے۔

4- برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں وہاں عمدہ اور سستا مال تیار ہونے لگا جو ہندوستان میں درآمد کیا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کی دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی گھریلو صنعت جس کے پیداواری ذرائع ترقی یافتہ نہ تھے، تباہ ہو گئی۔

5- برطانیہ کی صنعتی اشیا تو ہندوستان میں آ سکتی تھی لیکن ہندوستان کی چیزوں کی کھپت نہ برطانیہ میں تھی اور نہ یورپ میں تھی۔ ہندوستان کی بیرونی تجارت متاثر ہونے سے لاکھوں افراد بے روزگار ہو گئے جس میں مسلمانوں کی بھی کثیر تعداد شامل تھی۔

(ب)

نظریے کے ماخذ اور اس کی اہمیت

نظریے کے ماخذ:

درج ذیل عناصر کی وجہ سے لوگوں میں نظریات کی تشکیل ہوتی ہے۔

مشترکہ مذہب:

مذہب محض چند عبادات کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ وہ پوری معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہے۔ ہر مذہب نے سماجی تعلقات کو مخصوص نظریات کی روشنی میں استوار کیا مثلاً یورپ نظریۂ عیسائیت کے تحت، جاپان نظریۂ بدھ مت کے تحت، ہندو نظریۂ ہندو ازم کے تحت اور مسلمان نظریۂ اسلام کے تحت زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

مشترکہ نسل:

مشترکہ نسل سے مشترک نظریات جنم لیتے ہیں۔ ایک ہی نسل کے لوگوں میں ہمدردی اور اخوت کے جذبات کا پروان چڑھنا عین فطری عمل ہے۔ ہم نسلی ایک مضبوط بندھن ہے جو مشترک نظریات کے عین باعث انسانوں کو خونی رشتوں میں منسلک کیے ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مشترکہ زبان اور رہائش:

زبان ہی کے ذریعے لوگ اپنے جذبات و احساسات اور خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں جس سے نئے نظریات تشکیل پاتے ہیں۔ لوگوں کے طور طریقوں اور نظریات میں یکسانیت کافی حد تک مشترکہ رہائش کا مرہونِ منت ہے۔

مشترکہ سیاسی مقاصد:

دورِ حاضر کی بیشتر قومیں اپنے مشترکہ سیاسی مقاصد اور سیاسی نظریات کی بدولت اپنی قومی زندگی کی بقا کے لیے آزادی حاصل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں تاکہ وہ مضبوط قوم کا روپ دھار سکیں۔

مشترکہ رسم و رواج:

ہر دور میں نظریات کی تشکیل کے مشترکہ رسم و رواج کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ مشترکہ رسم و رواج کی وجہ سے لوگوں میں ثقافتی اور فکری اعتبار سے نظریاتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

نظریے کی اہمیت:

- ☆ انسان ایک مقصد کے تحت دنیا میں آیا ہے۔ بے مقصد زندگی کبھی کامیاب سے ہمکنار نہیں ہوتی۔ قوموں کے وجود کا بقا ان کے نظریات سے ہوتا ہے۔
- ☆ نظریات قوموں میں مقصد کا شعور پیدا کرتے ہیں اور نظریات سے قومیں کامیابی کی منزل سے ہمکنار ہوتی ہیں۔
- ☆ نظریہ کسی سیاسی، معاشی اور معاشرتی یا ثقافتی تحریک کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔
- ☆ نظریہ انسانی زندگی کا محور اور اس کی قوت محرکہ کا دوسرا نام ہے۔
- ☆ نظریہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظم و ضبط دیتا ہے۔
- ☆ نظریہ پاکستان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔
- ☆ نظریہ ایک روح کی مانند ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا لیکن اقوام اسی کی بدولت زندہ اور متحرک نظر آتی ہے۔
- ☆ اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اور کوئی دوسرا نظریہ اسے اپنے اندر ضم کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner